روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 24/اگست 2012ء 5شوال 1433 ہجری 24ظہور 1391ہش جلد 62-97 نمبر 196

لمبی تلاوت

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد میں قرآن کریم کی لمبی تلاوت فرمائی جو مجموعی طور پر قرآن کریم کے پانچویں حصے کے برابر ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلٰوۃ، باب مایقول الرجل فی رکوعه)

اسی طرح صحیح بخاری میں ذکر ملتا ہے کہ نماز میں لمبے قیام کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک متورم ہوجایا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الصلٰوۃ باب قیام النبی صلی الله علیه وسلم ان ترم قدماه)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا جس میں امام مہدی کی پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف حکومت کی مشینری فوری حرکت میں آگئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط وکتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل و انصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہوگی''۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہوجائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مگر **اس دن تو نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پُرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہوگیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہوگئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کر کے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ ''مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خداپرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں'' اور یہ عرض کر کے وہ قادیان سے چل دیا اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوادی کہ مرزا صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سرتاپا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد2 ص39,37)

داخلہ جامعہ احمدیہ

1۔ داخلہ جامعہ احمدیہ 2012ء کیلئے تحریری امتحان مورخہ 26/اگست 2012ء کو صبح 9 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید میں ہوگا۔

2۔ تمام امیدواران اپنے میٹرک کے رزلٹ کی مصدقہ نقل وکالت تعلیم کو فوری طور پر بھجوادیں اور جو چٹھی لکھیں اس پر وکالت تعلیم نے جو آپ کو حوالہ نمبر دیا ہے وہ ضرور درج کریں۔

3۔ جن امیدواران نے ابھی تک اپنی درخواست برائے داخلہ جامعہ احمدیہ نہیں بھجوائی وہ بلا تاخیر وکیل التعلیم کے نام درخواست بھجوادیں جس میں نام، تاریخ پیدائش، ولدیت، مکمل پتہ تعلیم (میٹرک/ ایف اے) ٹیلی فون/ موبائل نمبر حوالہ وقف نو (اگر واقف نو ہو تو) ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ہو۔

4۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے دستخط اور صدر/ امیر صاحب کی تصدیق ساتھ ہونی ضروری ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

داخلہ مدرسۃ الظفر وقف جدید

1۔ مدرسۃ الظفر وقف جدید میں داخلہ کیلئے تحریری امتحان مورخہ 4 ستمبر 2012ء کو بوقت 8 بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہوگا۔

2۔ تمام امیدواران اپنے میٹرک کے رزلٹ کی فوٹو کاپی نظامت ارشاد وقف جدید کو فوری طور پر بھجوائیں۔ نیز انٹرویو کے وقت اصل اسناد/ رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔

3۔ جو امیدوار ابھی تک درخواست نہیں بھجوا سکے وہ اپنی درخواست بلا تاخیر ناظم ارشاد وقف جدید کے نام بھجوادیں۔ جس میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل ایڈریس، تعلیم، فون نمبر، حوالہ وقف نو (اگر واقف نو ہوں تو) اور ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر ہو۔

4۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کا 21 واں جلسہ سالانہ

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو اپنا 21 واں جلسہ سالانہ مورخہ 23 تا 25 دسمبر 2011ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال خداتعالیٰ کے فضل سے بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن کو 25 سال پورے ہورہے تھے اس لئے یہ جلسہ ہمارے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا۔

یہ جلسہ اپریل 2011ء میں منعقد ہونا تھا مگر ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ملتوی کر دیا جائے۔ دوبارہ یہ جلسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دسمبر میں کیا گیا۔

حسب روایت ایک ماہ قبل جلسہ گاہ کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور یہ تمام کام وقارعمل سے کیا گیا۔ ریجن واگاڈوگو نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 11 دسمبر اور 18 دسمبر کو بالترتیب 96 اور 198 احباب نے اس وقارعمل میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ 30 خدام نے دن رات وہاں رہ کر دو ہفتے مسلسل کام کر کے جلسہ گاہ تیار کی۔ اس میں جلسہ گاہ مردانہ، جلسہ گاہ زنانہ، رہائش لجنہ، رہائش مردانہ، کچن، کھانا تقسیم کرنے والا پنڈال وغیرہ تیار کیا گیا۔ اسی طرح انفرادی رہائش کے خیمہ جات بھی بنائے گئے۔

23 دسمبر بروز جمعۃ المبارک 4:30 بجے جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز لوائے احمدیت اور بورکینا فاسو کا جھنڈا لہرا کر کیا گیا۔ بعدازاں افتتاحی اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم امیر صاحب بورکینا فاسو نے افتتاحی تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے حوالہ سے جماعت کے شاندار مستقبل کے بارہ میں بتایا گیا۔ بعدازاں دعا ہوئی۔

اس جلسہ میں مختلف اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں وزارت امور خارجہ کے نمائندہ اور پولیس اور دوسرے سرکاری افسران کے علاوہ چیف کے خصوصی نمائندہ نے بھی شرکت کی جو خود بھی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔

جمعہ کے روز رات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پروجیکٹر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ بعدازاں پروجیکٹر کے ذریعہ بورکینا فاسو کی طرف سے شہداء لاہور کی تعزیت کے لئے جانے والے وفد کے ممبر مکرم جیالو عبدالرحمٰن نے شہداء لاہور پر ایک فلم احباب کو دکھائی اور تفصیل بیان کی۔

ہفتہ کے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن کریم سے ہوا۔ ہفتہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ‘‘ (مکرم ظفر اللہ سلام صاحب مربی فادا) اور ’’قرآن کریم کے محاسن وخوبیاں‘‘ (مکرم عبدالحیٔ ودراگو صاحب لوکل مربی سلسلہ واگاڈوگو)۔

اس اجلاس میں حسب روایت دوران سال وفات شدہ احمدی احباب کا بھی اعلان کیا گیا۔

اس دن کا دوسرا اجلاس شام کو ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ہمسایہ ملک سے آئے ہوئے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ اور ایک تقریر ’’حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ‘‘ کے موضوع پر مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ کایا ریجن نے کی۔ اسی روز شام کو لوکل زبانوں مورے، جولا، فلفلدے اور بیسا میں جلسے ہوئے۔ ان تمام زبانوں میں دو عناوین ’’تربیت اولاد ایک اہم مذہبی فریضہ‘‘ اور ’’حصول برکات خلافت کے ذرائع‘‘ پر تقاریر ہوئیں اور احباب کو سوال وجواب کا موقعہ دیا گیا۔ یہ پروگرام اپنی دلچسپی اور محافل سوال و جواب کی وجہ سے باوجود سردی کے رات گئے تک جاری رہے۔

اتوار کے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن وحدیث سے ہوا۔ پہلے سیشن میں تلاوت نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک۔‘‘ (مکرم سانوگو ابوبکر صاحب لوکل مشنری بوبو جلاسو) اور ’’بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے 25 سال‘‘ (مکرم پروفیسر باگایوگو عمر صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ)۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد ائمہ اور چیفس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

احمدیہ پرائمری سکول کے ایک بچے نے 25 سال پورے ہونے پر ایک سپاسنامہ پیش کیا۔

بعدازاں دوران سال نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں تمغہ جات تقسیم کئے گئے۔

محترم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

دسمبر کے مہینہ میں ہمارا نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ ہوتا ہے اور اس موقعہ پر بلڈ ڈونیشن دی جاتی ہے مگر امسال چونکہ جلسہ تھا اس لئے یہ پروگرام نہیں بنایا گیا تھا۔ 4 روز قبل نیشنل بلڈ بینک والوں نے مشن سے رابطہ کیا کہ آپ بلڈ ڈونیشن کرتے ہیں اس سال کیا ہوا۔ ہمارے پاس 20 دسمبر سے لے کر 9 جنوری تک کوئی پروگرام نہیں ہے اور اس عرصہ میں ایکسیڈنٹ بھی زیادہ ہوتے ہیں تو آپ براہ کرم پروگرام بنائیں تو یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

چنانچہ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر ہفتہ کو صبح 6 بجے سے خدام الاحمدیہ کے زیرانتظام بلڈ ڈونیشن کا اہتمام کیا گیا مگر سٹاف کم ہونے کی وجہ سے وہ صرف 98 bags ہی لے سکے۔

اس جلسہ کی کل حاضری 4 ہزار 333 رہی۔

بورکینا فاسو میں جماعت کی رجسٹریشن کے 25 سال پورا ہونے پر ایک تصویری نمائش لگائی گئی جو احباب کی توجہ کا خاص مرکز رہی۔ اس میں تراجم قرآن پاک کے سیکشن میں 50 زبانوں کے تراجم رکھے گئے جو احباب نے بہت پسند کئے۔

جلسہ سالانہ کی خبر 3 اخبارات Le Paye, ObservateurPaalga, Expressdu Faso نے باتصاویر شائع کی۔

نیشنل ٹی وی R T B اور لوکل ٹی وی چینل 1 B F نے بھی جلسہ سالانہ کی خبر دی۔

ریڈیو Pilsar، ریڈیو Jeneuse، Ouaga FM، Swan FM، اور Radio communal du Ouaga نے جلسہ کو کوریج دی۔ تمام جماعتی ریڈیوز نے بھی جلسہ نشر کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2012ء)

حمدِ ربّ العالمین

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدءالانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے — مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک — اس سے ہے شور محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے، ترے اس حسن کی — ہر گل وگلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے — ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب — ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز — جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں — تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا — جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

درثمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو

واقفین نو کی تعلیم و تربیت کا منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3/اپریل 1987ء کو تحریک وقف نو کا اجراء فرمایا۔ اور پھر 10 فروری 1989ء کو خطبہ جمعہ بمقام بیت الفضل لندن میں ان واقفین نو کی تعلیم و تربیت کیلئے 12 بنیادی اصول بیان فرمائے کہ ان واقفین نو میں کون کون سی خصوصیات ہونی چاہئیں۔ جن کے ساتھ ایک واقف زندگی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

1- ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔

2- بچپن سے ہی ان بچوں کو قانع ہونا چاہئے۔ اور حرص و ہوا سے بے رغبت ہونا چاہئے۔

3- ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

4- مذاق یعنی مزاح اچھی چیز ہے لیکن مزاح کے اندر پاکیزگی ہونی چاہیے۔

5- قناعت کے بعد غنا کا مقام آتا ہے۔ اور غنا کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف امیر سے حسد پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں غریب سے شفقت ضرور پیدا ہوتی ہے غنا کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ غریب کی ضرورت سے انسان غنی ہو جائے۔ انسان اپنی ضرورت سے غیر کی ضرورت کی خاطر غنی ہوتا ہے۔ دینی غنا میں یہ ایک خاص پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں۔ لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں اور کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کریں۔

6- جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے۔ جامعہ کی تعلیم کا زمانہ تو بعد میں آئے گا لیکن ابتداء ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہئے۔

7- اس کے علاوہ تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دینی تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کرتا رہے بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔

8- ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے غصہ کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔

9- دیانت پر بہت زور ہونا چاہئے۔ اموال میں خیانت جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصتاً طوعی چندوں پر چل رہی ہے۔ اس میں دیانت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے۔ وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔

10- واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی عادت بچپن سے ڈالنا۔ اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا۔ ناصرات سے وابستہ کرنا۔ خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی۔ لیکن 15 سال کی عمر تک خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں۔ خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی ہوگا۔

11- واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا۔ وہ جب الگ ہوتا ہے۔ تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے۔

12- جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو۔ پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔''

آخر میں آپ فرماتے ہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ واقفین نو اب بڑے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اب یہ منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے کہ جماعت کی ضروریات کیا ہیں اور یہ واقفین نو کس طور پر جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جنوری 2006ء کو بمقام بیت الاقصیٰ قادیان درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اب چونکہ واقفین نو بڑے ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بچے جو سکول کی تعلیم مکمل کر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لے رہے ہیں۔ ان سے رابطہ رکھ کر مستقبل میں جماعتی ضروریات کے حوالہ سے ان کی رہنمائی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ان بچوں کو احساس دلایا جائے کہ انہوں نے خود کو وقف کیلئے پیش کرنا ہے۔ خصوصاً میڈیکل کے شعبہ میں بہت ضرورت ہے۔ ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ جائزہ لیں کہ کتنے ڈاکٹرز تیار ہو سکتے ہیں۔ لڑکیاں مختلف شعبہ جات میں زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کو زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو بچے پندرہ سال سے زائد عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ ان کی دینی تعلیم کا پروگرام بھی ترتیب دینا چاہیے۔ نصاب تو ابتدائی ہے۔ بعد میں اُنہیں قرآن مجید۔ احادیث اور جماعتی کتب سے کس طرح واقفیت کروائی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ نیز مسلسل رابطہ کے ذریعہ وکالت وقف نو کو علم ہونا چاہئے کہ یہ بچے سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا کر رہے ہیں۔ نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے مربیان کے ساتھ ساتھ معلمین کی ضرورت بھی ہے اس طرف بھی بچوں کی رہنمائی کی ضرورت ہے''۔

جہاں تک دینی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے۔ 17 سال تک کی عمر کے بچوں کیلئے نصاب وقف نو مقرر ہے۔ اور اس کی ہر جگہ با قاعدہ کلاسز منعقد ہونی چاہئیں۔ اگر کسی جگہ نہیں ہو رہیں تو انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جن بچوں کا جامعہ احمدیہ یا وقف جدید کی معلمین کلاس میں جانے کا ارادہ ہے۔ اُن کو ان کلاسز سے کافی رہنمائی ملتی ہے۔ جو بچے وقف نو کی کلاسز میں شامل نہیں ہوتے وہ پھر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے وقت یا تو ابتدائی تحریری امتحان میں ہی فیل ہو جاتے ہیں یا پھر انٹرویو میں کامیاب نہیں ہوتے۔ عموماً ایسے بچوں کے نمبر بھی کم ہوتے ہیں۔ پھر کسی دوسری فیلڈ میں جانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے انتظامیہ والدین اور واقفین نو اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ نمازوں میں با قاعدہ ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز پنجگانہ کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ آپ تو واقفین نو ہیں۔ آپ کو کسی صورت بھی نمازوں میں سستی زیب نہیں دیتی۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ روزانہ الفضل اخبار ضرور پڑھا کریں۔ اس سے آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور جنرل نالج میں بھی اضافہ ہوگا۔

17 سال سے زائد عمر والے واقفین نو قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔ اسی طرح حدیث کا مطالعہ کریں اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مطالعہ کریں اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو/واقفات نو کیلئے الگ نصاب مقرر ہے، جس کا ہر چھ ماہ بعد امتحان بھی ہوتا ہے اس نصاب کی تیاری کریں اور با قاعدگی کے ساتھ امتحان میں شامل ہوں۔ جہاں تک دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے بڑا واضح ارشاد فرمایا ہے کہ:

وکالت وقف نو کے ساتھ مسلسل رابطہ ہونا چاہئے تا کہ جماعتی ضروریات کے مطابق رہنمائی کی جاسکے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بغیر مشورہ کے اپنے طور پر ایسے شعبہ جات کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ جن کی جماعت کو یا تو ضرورت نہیں ہے یا پھر کم تعداد میں ضرورت ہے۔ جبکہ گزشتہ کلاس میں اُن کے حاصل کردہ نمبر بھی ان مضامین کیلئے ناکافی ہوتے ہیں۔ پھر یا تو فیل ہو جاتے ہیں یا نمبر کم آتے ہیں۔ اور اُس فیلڈ میں جب آگے داخلہ نہیں ملتا تو پھر کوئی اور شعبہ اختیار کر لیتے ہیں۔ یوں وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اور پیسے کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ اگر میٹرک کے بعد وکالت وقف نو سے مشورہ اور رہنمائی لی جائے تو یہ صورت حال پیدا نہ ہو۔

آئندہ بیس سالہ منصوبہ بندی کے مطابق ہمیں کل 35 اکاؤنٹنٹ چاہئیں جبکہ اس وقت تک وکالت وقف نو کی اطلاع کے مطابق 215 واقفین نو بی کام اور 19 سی اے کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل آئندہ بیس سالوں میں 835 ڈاکٹرز کی ضروریات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ جب کہ اس وقت تک صرف 126 واقفین نو ایم بی بی ایس میں داخل ہو سکے ہیں۔ اسی طرح پیرامیڈیکل سٹاف 1375 کی تعداد میں مطلوب ہے۔ جبکہ اس وقت تک صرف 70 واقفین نو اس شعبہ میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ مختلف زبانوں کے 192 ماہرین کی ضرورت ہے۔ جبکہ اس وقت تک صرف 71 واقفین نو مختلف زبانوں میں ڈگری او ر ماسٹرز کر رہے ہیں۔

ٹیچرز 1590 چاہئیں لیکن اس وقت تک صرف 80 واقفین نو اس فیلڈ میں آنے کیلئے بی ایڈ، ایم ایڈ یا ایم۔اے، ایم ایس سی کر رہے ہیں۔ جبکہ صرف دو لڑکیاں پی ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہیں۔لیکن کوئی لڑکا ابھی تک پی ایچ ڈی تک نہیں پہنچ پایا۔

آجکل صحافت اور ایم ٹی اے سے متعلقہ شعبہ جات ماس کمیونی کیشن اور میڈیا سائنسز کی طرف بھی واقفین نو کا بہت زیادہ رجحان ہے۔اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک بڑا آسان رستہ آجکل کے لڑکوں نے تلاش کر لیا ہے۔ اور اس لئے بھی شاید کہ ایم ٹی اے کو دیکھ دیکھ کر خیال آجاتا ہے۔ کچھ آپس میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہوں گے تو سوچتے ہوں گے کہ جاب Opportunity بہتر ہے۔ میڈیا سے مراد یہ ہے کہ پروڈکشن میں یا ایم ٹی اے یا ٹیلی ویژن یا الیکٹرانک میڈیا کیلئے خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ایم ٹی اے کو بھی ایک حد تک ضرورت ہے۔ اور واقفین نو جس تعداد میں اپنے آپ کو اس فیلڈ میں لے جانا چاہتے ہیں۔ تو اتنی کھپت نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اتنی ضرورت نہیں۔‘‘

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں تعلیمی معیار دن بدن گرتا جارہا ہے۔ بچوں کی پڑھائی کی طرف یا تو بالکل توجہ نہیں ہے یا پھر جتنی توجہ ہونی چاہئے۔ اتنی توجہ نہیں دی جارہی ۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ واقفین نو بھی والدین بھی اور نظام جماعت بھی خاص طور پر تعلیمی معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کیلئے باہمی مشاورت کے ساتھ منصوبہ بندی کریں اور پھر اس پر موثر عمل درآمد کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ واقفین نو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بن سکیں۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد پر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔ سیدنا حضور انور واقفین نو کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایک چیز اور یاد رکھو کہ واقفین نو لڑکوں اور دوسرے لڑکوں کی شکلوں اور حلیہ میں فرق ہونا چاہئے کیونکہ جس نے وقف کرنا ہے۔ اس کی ظاہری حالت اور لباس اچھا ہونا چاہئے۔ لیکن فیشن کا اظہار زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ بال بھی اچھی طرح بنے ہونے چاہئیں۔ جھومر جھومنٹ نکالنے نہیں چاہئیں۔ ٹوپی پہنی ہو اور بال بھی صحیح طرح کنگھی کی ہو۔ نظر آرہا ہو کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ واقف زندگی میں فرق ہونا چاہئے۔ دوسروں سے تھوڑا سا سوبر نظر آئیں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے جماعت کے بہت سارے کام کی ذمہ داری اٹھانی ہے۔‘‘

رحمی رشتہ داروں سے حسن معاشرت کا حکم

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

افراد سے خاندان اور خاندانوں سے قومیں بنتی ہیں اگر افراد سے اصلاح کا کام شروع کیا جائے تو خاندان اور قومیں اصلاح پا جاتی ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے اس کائنات اور بنی نوع انسان کو تخلیق کر کے آزاد نہیں چھوڑ دیا بلکہ اپنی محبت کا بیج فطرت انسانی میں بو دیا ہے تاکہ اپنے قریبیوں کے ساتھ اس کا محبت و پیار کا سلوک ہو اور امن کا قیام ہو اور وہ اعجازی محبت خدا کی حقیقی محبت کا ذریعہ بن جائے۔

خاندان کا آغاز میاں بیوی سے ہوتا ہے جسے قرآن کریم نے نسبی اور صھری رشتوں کا نام دیا ہے کچھ رشتہ دار ماں باپ کی طرف سے (نسبی) اور کچھ رشتہ دار بیوی کی طرف سے (صھری) اور پھر آگے میاں بیوی کی اولاد۔ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ حقوق و فرائض مقرر کر دیئے ہیں۔ اگر ان حقوق و فرائض کا علم ہو اور ان کی پابندی کی جائے تو بہت سی قباحتوں سے انسان بچ جاتا ہے۔ بعض اوقات عدم علم یا رشتوں سے حسن سلوک کے عدم توازن سے انسان بہت سارے بگاڑ پیدا کر لیتا ہے جس کا نقصان نہ صرف اس کی ذات اور خاندان کو پہنچتا ہے بلکہ اس کے اثرات معاشرے پر بھی منفی رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بڑی گہرائی میں جا کر حضرت مسیح موعود نے قرآن اور سنت کی تعلیمات کی وضاحت فرمائی ہے اور خلفاء سلسلہ اپنے اپنے دور میں اس اہم کام کی طرف توجہ دلاتے چلے آرہے ہیں۔

دراصل عائلی زندگی کی کامیابی دین و دنیا کی کامیابی اور ترقی کی ضمانت دیتی ہے اور جو لوگ اپنی جہالت اور کم علمی اور تقویٰ کی کمی کے باعث ان حدود کو توڑتے ہیں جو خدا نے مقرر کی ہیں یا توازن نہیں رکھ سکتے ان کی بہت ساری استعدادیں انہی عائلی جھمیلوں میں ضائع ہو جاتی ہیں اور وہ زندگی کے کئی اہم کام اور خدمت دین اس حد تک سرانجام نہیں دے پاتے جتنی ان کی خواہش ہوتی ہے اور ان کی استعدادیں ادھوری رہ جاتی ہیں اور انسان طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار رہتا ہے اور اصل مقصد جو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے اس سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی گھریلو عیالداری کی ذمہ داری دی اور اس کے علاوہ قیامت تک ہونے والی اُمت کی ذمہ داری سونپی گئی اور آپ نے قیامت تک آنے والوں کے لئے ایسا شاندار نمونہ پیش کیا کہ اس کی پیروی کی جائے تو کامیاب زندگی کی ضمانت مل جاتی ہے۔ ہر قسم کے رشتے کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے عملی طور پر بہترین نمونہ قائم کر کے دکھایا اور صحابہ کو کھول کھول کر ساری باتیں بتائیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ ہم نے تجھے عیالدار پایا اور تجھے غنی کر دیا۔ غنا میں رزق اور خوشحالی کے علاوہ تعلیم اور عملی نمونہ بھی شامل ہے جو آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور وہ قیامت تک آنے والوں کے لئے رشتہ دار تھے اور صہری رشتوں میں بیک وقت (9) ازواج مطہرات آپ کے حرم میں رہیں اور اتنے بڑے کنبے کے ساتھ اور پھر صحابہ اور صحابیات کے خاندانوں کے ساتھ آپ کا پاک تعلق اور نصائح اور فیصلے بہترین نمونہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے بڑی گہرائی میں جا کر اس مسئلہ کو اٹھایا ہے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’......شفاعت کا لفظ شفع کے لفظ سے نکلا ہے جو زوج کو کہتے ہیں پس جو شخص فطرتی طور پر ایک دوسرے شخص کا زوج ٹھہر جائے گا ضرور اس کی صفات میں سے حصہ لے گا۔ اسی اصول پر تمام سلسلہ خلقی توراث کا جاری ہے یعنی انسان کا بچہ انسانی قویٰ میں سے حصہ لیتا ہے اور گھوڑے کا بچہ گھوڑے کے قویٰ میں سے حصہ لیتا ہے اور اسی وراثت کا نام دوسرے لفظوں میں شفاعت سے فیض یاب ہونا ہے کیونکہ جبکہ شفاعت کی اصل شفع یعنی زوج ہے پس تمام مدار شفاعت سے فیض اٹھانے کا اس بات پر ہے کہ جس شخص کی شفاعت سے آدمی مستفیض ہونا چاہتا ہے اس سے فطرتی تعلق اس کو حاصل ہوتا ہے جو کچھ اس کی فطرت کو دیا گیا ہے اس کی فطرت کو بھی وہی ملے یہ تعلق جیسا کہ وہبی طور پر انسانی فطرت میں موجود ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی جز ہے ایسا ہی کسی کسبی طور پر بھی یہ تعلق زیادت پذیر ہے یعنی جب ایک انسان یہ چاہتا ہے کہ جو فطرتی محبت اور فطرتی ہمدردی بنی نوع کی اس میں موجود ہے اس میں زیادت ہو تو بقدر دائرہ فطرت اور مناسبت کے زیادت بھی ہو جاتی ہے۔ اسی بناء پر قوت عشقی کا تموج بھی ہے کہ ایک شخص ایک شخص سے اس قدر محبت بڑھاتا ہے کہ بغیر اس کے دیکھنے کے آرام نہیں کر سکتا آخر اس کی شدت محبت اس دوسرے شخص کے دل پر بھی اثر کرتی ہے اور جو شخص انتہاء درجہ پر کسی سے محبت کرتا ہے وہی شخص کامل طور اور سچے طور پر اس کی بھلائی بھی چاہتا ہے چنانچہ یہ امر بچوں کی نسبت ان کی طرف سے مشہود اور محسوس ہے۔

پس اصل جڑ شفاعت کی یہی محبت ہے جبکہ اس کے ساتھ فطرتی تعلق بھی ہو کیونکہ بجز فطرتی تعلق کے محبت کا کمال جو شرط شفاعت ہے غیر ممکن ہے اس تعلق کو انسانی فطرت میں داخل کرنے کے لئے حوا کو علیحدہ پیدا نہ کیا بلکہ آدمؑ کی پسلی سے ہی اس کو نکالا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وخلق منها زوجها (النساء آیت 2) یعنی آدم کے وجود میں سے ہی ہم نے اس کا جوڑا پیدا کیا جو حوا ہے تا آدم کا یہ تعلق حوا اور اس کی اولاد سے طبعی ہو نہ بناوٹی اور یہ اس لئے کیا کہ تا آدم زادوں سے تعلق اور ہمدردی کو بقاء ہو کیونکہ طبعی تعلق غیر منفک ہوتے ہیں مگر غیر طبعی تعلق کے لئے بقاء نہیں ہے کیونکہ ان میں وہ باہمی کشش نہیں ہے جو طبعی میں ہوتی ہے غرض خدا نے اس طرح پر دونوں قسم کے تعلق جو آدمؑ کے لئے خدا سے اور بنی نوع سے ہونے چاہئے تھے طبعی طور پر پیدا کئے پس اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ کامل انسان جو شفیع ہونے کے لائق ہو وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے ان دونوں تعلقوں سے کامل حصہ لیا ہو اور کوئی شخص بغیر ان ہر دو قسم کے کمال کے انسان کامل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے آدم کے بعد بھی سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہوئی کہ کامل انسان کے لئے جو شفیع ہو سکتا ہے یہ دونوں تعلق ضروری ٹھہرائے گئے یعنی ایک یہ تعلق کہ ان میں آسمانی روح پھونکی گئی اور خدا نے ایسا ان سے اتصال کیا کہ گویا ان میں اتر آیا اور دوسرے یہ کہ بنی نوع کی زوجیت کا وہ جوڑا جو حوا اور آدم میں باہمی ہمدردی اور محبت کے ساتھ مستحکم کیا گیا تھا ان میں سب سے زیادہ چمکایا گیا اسی تحریک سے ان کو بیویوں کی طرف بھی رغبت ہوئی اور یہی ایک اول علامت اس بات کی ہے کہ ان میں بنی نوع کی ہمدردی کا مادہ ہے اور اسی کی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

خیر کم خیر کم لا هله.

یعنی تم میں سب سے زیادہ بنی نوع کے ساتھ بھلائی کرنے والا وہی ہو سکتا ہے کہ پہلے اپنی بیوی کے ساتھ بھلائی کرے مگر جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظلم اور شرارت کا برتاؤ رکھتا ہے ممکن نہیں کہ وہ دوسروں کے ساتھ بھی بھلائی کر سکے کیونکہ خدا نے آدم کو پیدا کر کے سب سے پہلے آدم کی محبت کا مصداق اس کی بیوی کو ہی بنایا ہے پس جو شخص اپنی بیوی سے محبت نہیں کرتا یا اس کی خود بیوی ہی نہیں وہ کامل انسان ہونے کے مرتبہ سے گرا ہوا ہے اور شفاعت کی دو شرطوں میں سے ایک شرط اس میں مفقود ہے اس لئے اگر عصمت اس میں پائی بھی

جائے تب بھی وہ شفاعت کرنے کے لائق نہیں لیکن جو شخص کوئی بیوی نکاح میں لاتا ہے وہ اپنے لئے بنی نوع کی ہمدردی کی بنیاد ڈالتا ہے کیونکہ ایک بیوی بہت سے رشتوں کا موجب ہوجاتی ہے اور بچے پیدا ہوتے ہیں ان کی بیویاں آتی ہیں اور بچوں کی نانیاں اور بچوں کے ماموں وغیرہ ہوتے ہیں اور اس طرح پر ایسا شخص خواہ نخواہ محبت اور ہمدردی کا عادی ہوجاتا ہے اور اس کی اس عادت کا دائرہ وسیع ہوکر سب کو اپنی ہمدردی سے حصہ دیتا ہے لیکن جو لوگ جوگیوں کی طرح نشوونما پاتے ہیں ان کو اس عادت کے وسیع کرنے کا کوئی موقع نہیں ملتا اس لئے ان کے دل سخت اور خشک رہ جاتے ہیں۔

(تفسیر سورۃ البقرہ بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود صفحہ 358، 359)

حضرت مسیح موعود سورۃ احقاف کی آیت 16 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا تیس مہینہ میں جا کر تمام ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہوجائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہر یک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں نہ کسی اور کے آگے۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 209)

والدین سے حسن سلوک کی تعلیم

سورۃ بنی اسرائیل آیت 24-25 میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی تو ان کو اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور دعا کر کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا پوسا اور میری تربیت کی۔

صِھری رشتہ داروں کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

’’اور خدا وہ ذات ہے قادرِ مطلق ہے جس نے بشر کو پانی سے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور اسے کبھی تو نسب بنایا یعنی شجرۂ آباء اور کبھی صِھر بنایا‘‘ (الفرقان:55) یعنی شجرۂ سسرال مطلب یہ کہ انسان کو پیدا کر کے اسے دو اہم رشتوں یعنی آبائی رشتوں اور سسرالی رشتوں میں باندھ دیا اسی طرح رحمی رشتوں کے بارہ میں حکم دیا۔ اور اللہ کا تقویٰ اس لئے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء آیت 2) پھر فرمایا: اے مخاطب! ہر ایک رشتہ دار کو اس کا حق دے۔ (بنی اسرائیل آیت 27)

قرآن کریم کے یہ تمام احکامات بڑے واضح ہیں کہ والدین، ساس سسر اور رحمی رشتہ داروں سے حسن معاشرت کی کتنی اہمیت ہے اور ان سب میں توازن رکھنا ضروری ہے بعض لوگ اپنے والدین کا تو بہت احترام کرتے ہیں لیکن ساس سُسر کو کچھ نہیں سمجھتے جو کہ قرآنی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ (بلکہ اکثر لوگ آج کل کے معاشرے میں) اپنے رشتہ داروں کی نسبت دوسروں سے تعلق رکھنے میں زیادہ آسانی محسوس کرتے ہیں اور قریبی رشتہ داروں کو بالکل نظرانداز کردیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

اٰت ذالقربٰی حقہ اپنے اقرباء سے شکایتیں بوجہ زیادہ معاملہ پڑنے کے پیدا ہوجاتی ہیں ان کو خلوص سے دینا مشکل ہوجاتا ہے اسی لئے اس کی تاکید فرمائی۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 531)

نیز فرمایا: ’’لوگ غیروں سے احسان کرتے ہیں پر اپنوں سے نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رحم نے جناب الٰہی میں عرض کیا تیرے نام رحمٰن رحیم میں بھی یہی مادہ موجود ہے میرا لحاظ رکھو۔ اللہ نے فرمایا میں تیرا ایسا خیال رکھوں گا جو تجھے قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 22)

دونوں قسم کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

’’یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سُسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی عورتوں سے جھگڑا حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے تو اس کے لڑکے کو چاہئے کہ وہ طلاق دے دے۔ پس جب کہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کون سی بات رہ گئی ہے۔‘‘

(الحکم 31 مارچ 1970ء)

چونکہ مرد کو خدا تعالیٰ نے قوّام بنایا ہے اور عورتیں مردوں کی ذیل میں آتی ہیں اس لئے ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ ان سب ہدایتوں کی پابندی کریں اور گھر کے ماحول کو اس تعلیم سے آشنا کریں کیونکہ بہت سارے گناہ عدم علم کی وجہ سے سرزد ہوجاتے ہیں۔

مڈغاسکر کا المیہ۔ڈائیوو نے آدھا ملک خرید لیا

ملک فروشی اور غلام سازی کے ایک نئے سلسلے کا آغاز

خبر یہ ہے کہ ایک ملک کی ایک کمپنی نے ایک افریقی ملک کی 25 لاکھ ایکڑ اراضی 99 سال کے لئے پٹے پر حاصل کرلی ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے ایک پس منظر سے گزرتے ہیں۔ بہت پرانی نہیں صدی دو صدی پہلے کی بات ہے جب اکثر ملکوں میں بادشاہتیں اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ قائم تھیں۔ بادشاہ جاگیرداروں کا نمائندہ تھا اور اپنے زیرنگیں ملک کے سیاہ و سپید کا بھی مالک وہ اپنی آسانی کے لئے اپنے وفاداروں کو زمین کے بڑے بڑے قطعات عطا کرتا تھا۔ کوئی بادشاہ زیادہ طاقت و استطاعت حاصل کر لیتا تو آس پاس کے کسی کمزور ملک پر بھی چڑھ دوڑتا اور وہاں کی اراضی بھی زیردست کر لیتا یا وہاں کی زمینوں سے باج و خراج وصول کرنے لگتا نہ صرف یہ بلکہ وہاں اپنی مرضی کے خدام کو حاکمیت کا حق عطا کرتا اور یوں وہاں کی معیشت کے علاوہ وہاں کی سیاست کو بھی اپنی مرضی کے تابع بنا لیا کرتا۔ پھر رفتہ رفتہ مالیاتی اور تجارتی سرمائے نے بادشاہت کے قلعہ میں دراڑیں ڈالنا شروع کردیں اور بالآخر اسے منہدم ہی کر ڈالا اس طرح زمام سفید و سیاہ سرمایہ دار کے ہاتھ آگئی۔ مغربی دنیا نے جاگیرداریت کو دیس نکالا دے دیا۔ اب اگر وہاں بادشاہت کہیں ہے بھی تو میوزیم میں رکھے نوادر کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن اس انقلاب کی بدولت کسان، مزدور بن کر سرمایہ دار کے رحم و کرم پر رہ گیا۔ یہ بادشاہت ہی کی ایک نئی صورت ہے۔ جیسے بادشاہ اپنی مرضی کے راستہ میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کیا کرتا تھا اس طرح بڑا سرمایہ دار چھوٹے سرمایہ دار کو اپنے راستہ کی دیوار سمجھتا ہے لہٰذا وہ یا تو ان دیواروں کو گرانے کی کوشش کرتا ہے یا پھر انہیں اپنی تجارتی سلطنت کا حصہ بنالیتا ہے۔ رفتہ رفتہ اپنے منافع کو بڑھانے کے لئے سرمایہ دار نے اپنے ملکوں کی سرحدوں کے پار دیکھنا شروع کر دیا۔ ’’اکنامکس کی زبان میں یہ کہا جائے گا کہ قومی سرمائے نے بین الاقوامی سرمائے کی تشکیل شروع کردی لہٰذا خام مال، مزدور اور زمین کے لئے دوسرے پسماندہ جاگیرداری ملکوں کی فتوحات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

اس طرح کالونیت (Colonialism) کا نظام وجود میں آیا لیکن یہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ اور مقبوضہ جات کی ’’آزادیوں‘‘ کا دور شروع ہوگیا۔ اس سے یہ آس بندھی کہ اب انسان آزاد ہوگیا لیکن یہ آس بودی ثابت ہوئی۔ سرمایہ دار دنیا نے پینترا بدلا اور نو کالونیت (No colonialism) کی بنیاد ڈال دی۔ اس حربے میں بظاہر ملک آزاد ہوتا ہے لیکن بہ باطن اس کی معیشت و سیاست، معاشرت و ثقافت پر قبضہ کر کے عوام کو ذہنی غلامی سے دوچار کردیا جاتا ہے۔ ایسے ملکوں میں طوائف الملو کی پیدا کی جاتی ہے۔ سماج کو انتشار اور بحران سے دوچار کردیا جاتا ہے۔ بدامنی اور جہالت کو فروغ دیا جاتا ہے، دیسی پیداواری ذرائع کو زوال پر آمادہ کردیا جاتا ہے اور صارف سماج کو فروغ دیا جاتا ہے۔ فری مارکیٹ اکانومی اسی فریب کا دوسرا خوبصورت نام ہے۔

اور اب ہم ایک نئے غلام ساز دور سے دوچار ہونے جارہے ہیں۔ اوپر جس خبر کا حوالہ دے کر یہ طویل ابتدائیہ تحریر کیا گیا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

’’جنوبی کوریا کی کمپنی ڈائیوو نے افریقی ملک مڈغاسکر سے 25 لاکھ ایکڑ زمین، زرعی مقاصد کے لئے 99 سال کے پٹے پر حاصل کی ہے۔‘‘

یہ ایک ایسی خبر ہے جو بظاہر کوئی خاص ضرر رکھتی دکھائی نہیں دیتی لیکن درحقیقت یہ ایک غریب ملک کو پیش آنے والا بہت بڑا سانحہ ہے۔ مڈغاسکر کا کل رقبہ 50 لاکھ ایکڑ ہے اور اس کی آبادی ایک کروڑ 97 لاکھ بنتی ہے۔ اس طرح کوریا کی کمپنی نے آدھا ملک پٹے پر حاصل کرلیا۔ اس کو اگر اس نظر سے دیکھا جائے کہ ملک کے اصل باشندے اپنی سرزمین سے ایک صدی

کے لئے بے دخل کردئے گئے ہیں۔تو اس معاملے کی تشویش ناکی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔مڈغاسکر کے اصل باشندے اپنے ہی ملک کے اندر اپنی ہی سرزمین کے بکے ہوئے حصے میں آزادانہ داخل نہ ہو پائیں گے۔خبر کے مطابق ڈائیوو، حاصل کی گئی اس زمین پر مکئی کاشت کرے گی اور اسے پام آئل کی پیداوار کے لئے بھی استعمال کرے گا۔فنانشل ٹائمز کے مطابق ’’ڈائیوو آغاز میں دو ہزار ایکڑ پر مکئی کی کاشت شروع کردے گی اور رفتہ رفتہ اسے 20لاکھ ایکڑ تک پہنچائے گی جب کہ باقی 5لاکھ ایکڑ پر پام کاشت کیا جائے گا۔‘‘

اس سودے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ افریقہ، جو پہلے ہی غذائی بحران کا شکار ہے اور وہاں اشیاءِ خورونوش کی قیمتیں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ایک انوکھے قحط سے دوچار ہوجائے گا کہ زمین بھرپور پیداوار دے رہی ہے لیکن اصل باشندے (Sons of Soil) اس سے محروم رہیں گے۔پھر ایک اور زیادتی کی جائے گی کہ اس خریدے گئے رقبے پر کاشت کاری کے لئے پانی تو اسی سرزمین کا استعمال کیا جائے گا جو اس زرعی پیداوار کے لئے اہم ترین حیثیت کا حامل ہے لیکن اس پر استعمال کی جانے والی کھاد کوریا سے جائے گی بیج اور تربیت یافتہ مزدور اور زرعی مشینیں بھی درآمد کی جائیں گی۔خبر میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کتنے میں طے ہوا تاہم یہ چند ارب ڈالر سے زیادہ کیا ہوگا۔آدھے ملک کے پٹے پر چلے جانے کا سیدھے سبھاؤ مطلب یہ ہے کہ ایک قوم بیٹھے بٹھائے اپنے آدھے وطن سے محروم ہوگئی۔

معاملے کی المنا کی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرمایہ دار دنیا اور سامراج کے پٹھو ادارے اقوام متحدہ تک نے اس معاملے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے یو این او کے ذیلی ادارے برائے خوراک و زراعت (ایف اے او) کے سربراہ ژاک ڈی اوف نے خبردار کیا ہے۔

’’امیر ملکوں اور بڑی بڑی کارپوریشنوں کی طرف سے غریب ملکوں میں وسیع پیمانے پر زمین پٹے پر حاصل کرنے سے ایک نیا نوآبادیاتی نظام وجود میں آسکتا ہے۔اس نئے نظام کے تحت پٹے پر حاصل کی گئی غریب ملکوں کی زمینیں امیر ملکوں کے شہریوں کے لئے اناج پیدا کررہی ہوں گی جب کہ ان ملکوں کے اپنے شہری بھوکوں مر رہے ہوں گے۔‘‘

دوسرے ملکوں کی زمینیں پٹے پر حاصل کرنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔اس سے پہلے خلیجی ریاستوں کی کمپنیاں سوڈان میں زرعی منصوبے کرچکی ہیں۔ سعودی عرب کا بن لادن گروپ انڈونیشیا میں باسمتی چاول کاشت کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہا ہے، اسی طرح ابوظہبی کے سرمایہ کار پاکستان میں بھی لاکھوں ایکڑ زرعی اراضی خرید چکے ہیں۔ابوظہبی فنڈ فارڈویلپمنٹ نے بھی سوڈان میں وسیع و عریض زرعی زمین حاصل کر لی ہے اور متحدہ عرب امارات کے مسند نشین نے قازقستان کے زرعی شعبے میں بہت بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔تاہم ان تمام سرمایہ داروں نے لاکھ، دو لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی ہے جبکہ آدھے ملک کو پٹے پر حاصل کرنے کی یہ پہلی مثال ہے جو ڈائیوو نے قائم کی ہے۔

اس کھلواڑ کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس میں ملوث تمام ممالک نو دولتیے ہیں جو ماضی قریب میں خود کسی نہ کسی صورت میں نوآبادیاتی یا محکوم حیثیت کے حامل تھے۔کیا اسے بزدلانہ انتقام کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اقوام متحدہ نے ڈائیوو مڈغاسکر معاہدے پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔

’’اس معاہدے سے بیرون ملک زرعی زمینیں حاصل کرنے کے لئے ایک نئی دوڑ شروع ہوسکتی ہے۔‘‘

پاکستان میں بھی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے زرعی منصوبے شروع کرنے کی مثالیں موجود ہیں جنہیں تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تاہم ملک فروشی اور غلام سازی کے یہ سلسلے محض دبی دبی تنقید یا دکھاوے کی تشویش سے رکنے والے نہیں ان کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

مڈغاسکر کا تعارف

مڈغاسکر افریقہ کے جنوب مشرق میں واقع دنیا کا چوتھا بڑا جزیرہ ہے۔اسے رود بار موزمبیق، باقی براعظم سے الگ کرتا ہے۔خشکی سے اس کا فاصلہ 400 کلومیٹر ہے۔علاقہ زیادہ تر سنگی ہے آتش فشاں چوٹیوں کی بہتات ہے۔علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ جگہ جگہ سیرگاہیں اور سفاریز بنے ہوئے ہیں۔ قابل نظارہ آبشاروں، شفاف ساحلوں اور جنگلی حیات نے اسے ایک قابل دید مقام بنا رکھا ہے۔ یہاں افریقہ کے عظیم الجثہ بندر بھی پائے جاتے ہیں، کوہ پیمائی کے لئے یہاں خوبصورت پہاڑ بھی موجود ہیں۔سب سے اونچے پہاڑ کی بلندی 9450 فٹ ہے اور اسے تسارا تانن کہا جاتا ہے۔

اپنی منفرد جنگلی حیات کے حوالے سے اسے دنیا کا آٹھواں براعظم بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں کا جانور لیمر (Lemur) بلی، شیر اور بندر کی کڑی قرار دیا جاتا ہے۔

یہ ماضی میں ایک آزاد ملک تھا۔1896ء میں فرانس نے اسے اپنی کالونی بنالیا۔ 1960ء میں اس کی جان خلاصی ہوئی۔ 93-1992ء میں یہاں آزادانہ صدارتی اور پارلیمانی انتخابات ہوئے اور یک جماعتی حکومت 17 برس سے جاری ہے۔ 1997ء میں دوسرے صدارتی انتخابات میں ڈی ڈیئر راکے سی را کا دوبارہ منتخب ہوئے۔جبکہ 2002ء کے انتخابات میں راولومنانا کامیاب ہوئے۔2006ء میں بھی منانا ہی فاتح رہے۔

جزیرے کا کل رقبہ 587040 مربع میل ہے۔جس میں زمین 581540 مربع میل ہے۔ آبی رقبہ 5500 میل ہے۔سمندری علاقہ 12 بحری میل ہے۔آب وہوا معتدل ہے۔نہری زمین کا رقبہ 10860 مربع میل بنتا ہے۔قدرتی وسائل میں گریفائٹ، کرومائٹ، کوئلہ، باکسائیٹ، نمک، کوارٹز، ٹارایت، نیم قیمتی جواہرات، میکا اور مچھلی شامل ہیں۔ یہاں بحری طوفان (Cyclones) آتے رہتے ہیں وقتاً فوقتاً خشک سالی بھی رہتی ہے اور ٹڈی دل بھی حملہ آور ہوتا ہے۔زمینی شقاق کے باعث جنگلات متاثر ہورہے ہیں۔پینے کے پانی کی قلت ہے۔کل آبادی کم وبیش دو کروڑ ہے۔ مردوزن کی تعداد قریب قریب برابر ہے۔آبادی کی شرح 3.005 ہے۔ پیدائش کی شرح فی ہزار 38.38 اور شرح مرگ فی ہزار 8.32 ہے۔اوسط عمر 62.52 سال ہے۔ 2003ء کے اعدادوشمار کے مطابق 140000 افراد ایڈز میں مبتلا ہیں اس کے علاوہ آبی آلودگی کے باعث اسہال، ہیپاٹائٹس اور ٹائیفائیڈ عام بیماریاں ہیں۔نسلی گروہوں میں انڈونیشی، ملائی، افریقی، عرب، فرانسیسی، ہندوستانی وغیرہ شامل ہیں۔ 52 فیصد آبادی مسیحی اور 41 فیصد مسلمان ہے۔ انگریزی، فرانسیسی اور مالاگاسی دفتری زبانیں ہیں۔ خواندگی کی شرح مردوزن میں 68.9 فیصد ہے۔سابق نام جمہوری مالاگاسی تھا اب جمہوریہ مڈغاسکر یا مادا غاسی کارا ہے۔صدر مقام انتانا ناریوو ہے۔ملک 6 صوبوں پر مشتمل ہے۔قومی دن یوم آزادی کی مناسبت سے ہے جو 26 جون بنتا ہے۔قانونی نظام فرانس کے سول لاء اور مالاگاسی کے روایتی قوانین پر استوار ہے۔ریاست کا سربراہ صدر اور حکومت کا سربراہ وزیراعظم کہلاتا ہے۔صدر کا انتخاب پاپولر ووٹ کے ذریعے 5 سال کے لئے ہوتا ہے۔صدر ہی وزیراعظم نامزد کرتا ہے۔

سیاست میں تقریباً آدھا درجن جماعتیں سرگرم ہیں۔جبکہ تین پریشر گروپ بھی کام کررہے ہیں۔ ماضی میں یہاں کا معاشی نظام اشتراکی تھا تاہم 1990ء کے بعد ملک پر آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک نازل ہوگئے اور نجکاری کا سلسلہ شروع ہوا۔سی آئی اے کے مطابق ان مالیاتی اداروں کی مدد سے ملک کی زراعت ترقی کی راہ پر استوار ہوئی۔ ماہی گیری اور جنگل بانی بھی یہاں کی معیشت کے نمایاں وسیلے ہیں۔ملک میں مالی بدعنوانی بھی عام ہے۔آمدنی کا بڑا حصہ زراعت پر مشتمل ہے۔جو 26.8 فیصد ہے۔ 15.8 فیصد صنعت اور 57.4 فیصد خدمات پر مشتمل ہے۔

زراعت میں کافی، ونیلا، گنا، لونگ، کوکا، چاول، کساوا، پھلیاں، کیلا، مونگ پھلی اور گوشت شامل ہیں۔صنعتی پیداوار گوشت، بحری خوراک، شراب سازی، چمڑا سازی، شکر، کپڑا بافی، گلاس وئیر، سیمنٹ، آٹوموبائل اسمبلی، پٹرولیم اور سیاحت پر مبنی ہے۔ زرمبادلہ اور سونے کے ذخائر کی صورت میں 846.7 ملین ڈالر پر مشتمل ہیں۔ ملک 4.6 ارب ڈالر کے بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ مواصلات میں ٹیلی فون، ٹی وی، ریڈیو، ہوائی جہاز، بحری جہاز، کشتیاں وغیرہ شامل ہیں۔

مرد شہریوں کو 18 سال سے 25 سال کی عمر تک لازمی فوجی خدمات ادا کرنا پڑتی ہے۔فوج، پیپلز آرمڈ فورسز، انٹرونشن فورس، ڈویلپمنٹ فورس اور ایرونیول فورس پر مبنی ہے۔

(سنڈے ایکسپریس۔21دسمبر 2008ء)

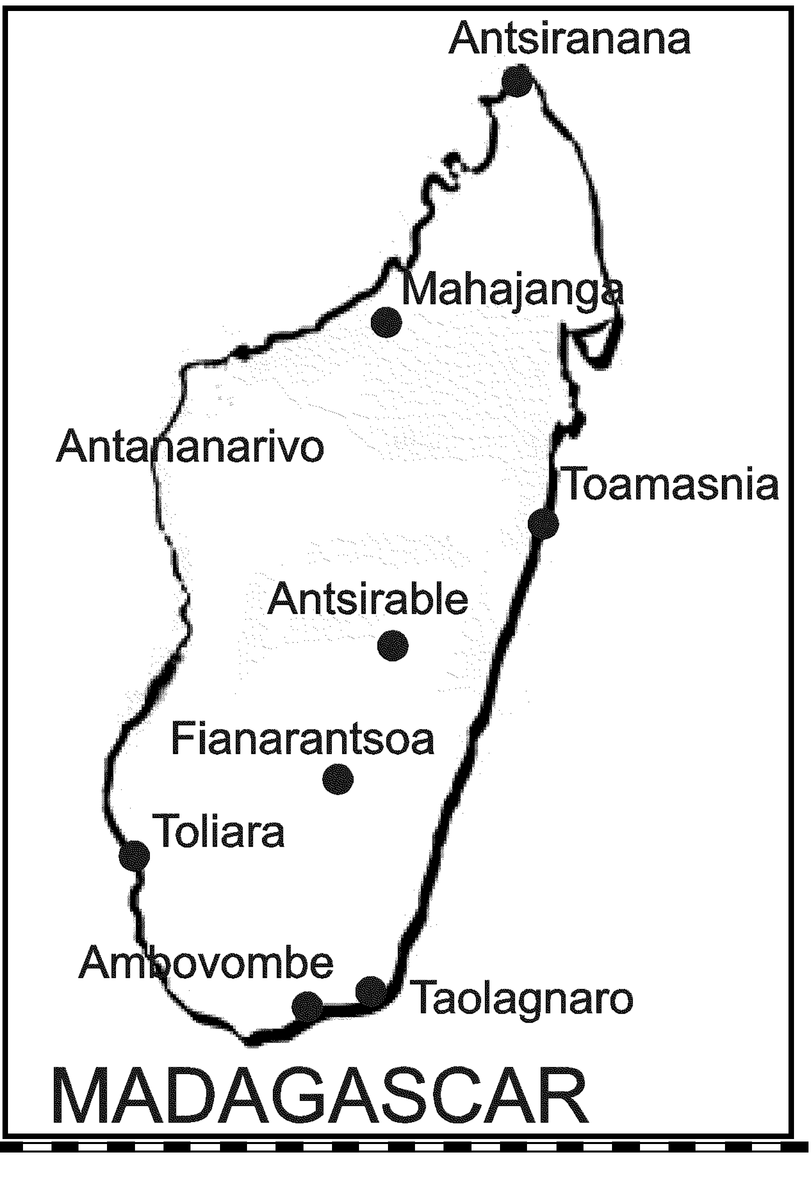

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تعلیمی پروگرام

برائے سال 13-2012ء

امسال نظارت تعلیم کے ماتحت ربوہ کے تمام تعلیمی سکولز کا مجوزہ سالانہ کیلنڈر (شیڈیول) درج ذیل ہوگا۔ تمام طلباء اور والدین نوٹ فرمالیں۔

نیز یہ بھی نوٹ فرمالیں کہ تمام کلاسز کا سلیبس اور پیپر پیٹرن سکولز میں بھجوا دیا گیا ہے۔ والدین اور طلباء اپنے متعلقہ سکول سے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس بارہ میں ضروری ہدایات تمام سکولز کو پہنچا دی گئی ہیں۔ حسب حالات تاریخوں میں تبدیلی کی جاسکتی ہے اس صورت میں بروقت اطلاع کر دی جائے گی۔

☆ سکول کی کلاسز کا اجراء اپریل 2012ء سے ہو چکا ہے۔ فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی کلاسز کا اجراء 26/اگست 2012ء سے ہوگا۔

☆ تعلیمی سال کا اختتام 31 مئی 2013ء کو ہوگا۔

☆ تعطیلات موسم گرما یکم جون تا 23/اگست 2012ء ہیں۔

☆ فرسٹ ٹرم امتحان 3 نومبر 2012ء کو ہوگا۔

☆ علمی و ادبی مقابلہ جات 16، 17، 18 نومبر 2012ء کو ہوں گے۔

☆ تعطیلات موسم سرما 20 تا 31 دسمبر 2012ء کو ہوں گی۔

☆ سیکنڈ ٹرم امتحان 9 فروری 2013ء کو ہوگا۔

☆ سالانہ ورزشی مقابلہ جات 2، 3، 4 مارچ 2013ء کو ہوں گے۔

☆ تھرڈ ٹرم امتحان 2 مئی 2013ء کو ہوں گے۔

☆ بورڈ ایگزیم کلاس نہم و دہم، فرسٹ ایئر و سیکنڈ ایئر مئی 2013ء میں ہوں گے۔

☆ داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ، جون 2013ء میں ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ولادت

مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر دار العلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ثمرہ زاہد صاحبہ زوجہ مکرم زاہد فاروق ملہی صاحب ساکن فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ کو مورخہ 12 جولائی 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عروشہ ایمان تجویز ہوا ہے جو مکرم چوہدری ناصر احمد ملہی صاحب آف کینیڈا کی نسل سے ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی درازی عمر دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم مرزا دانیال احمد بیگ صاحب کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ آصفہ مرزا صاحبہ دختر مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب کینیڈا مورخہ 9 جولائی 2012ء کو بمقام بیت السلام کینیڈا مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے 20 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ اس نکاح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے۔ دولہا دلہن دونوں ہی حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ دولہا مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم کا پوتا اور دلہن مکرم احمد عمر مرزا صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

1- Arid Agriculture University, Rawalpindi کے مختلف ڈیپارٹمنٹس نے بی ایڈ، ایم ایڈ، بی ایس (چار سالہ)، بی ایس سی (چار سالہ)، ایم ایس، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی لیول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 ستمبر 2012ء ہے۔

ایم ایس سی (آنرز)/ایم ایس/ایم فل کیلئے GAT(General) کا ٹیسٹ کم ازکم 50% نمبروں سے پاس کرنا لازمی ہے اور پی ایچ ڈی کیلئے GAT(Subject) کا ٹیسٹ کم ازکم 60% نمبروں سے پاس کرنا لازمی ہے۔

پراسپکٹس مبلغ -/700 روپے میں یونیورسٹی سے دستیاب ہے اور ویب سائٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.uaar.edu.pk وزٹ کریں یا 051-9290148 پر رابطہ کریں۔

2- Bahauddin Zakariya University, Multan کے مختلف ڈیپارٹمنٹس (سائنس، ایگریکلچر ٹیکنالوجی، لینگوئج، فارمیسی، لاء، کامرس، مینجمنٹ سائنس اور دیگر) نے انڈر گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 12 ستمبر 2012ء شام 4:00 بجے تک ہے۔

ایم ایس سی (آنرز) / ایم فل کیلئے GAT(General) کا ٹیسٹ کم ازکم 50% نمبروں سے پاس کرنا لازمی ہے۔ NTS کی ویب سائٹ سے Updates حاصل کی جاسکتی ہیں نیز BBA, BS(CS), BS(Commerce), BS(Accounting & Finance), BS(Communication Studies) کیلئے بھی NTS کا ٹیسٹ دینا لازمی ہے۔

مزید معلومات کے لیے 061-9210097,9210071-74 Ext(1124) پر رابطہ کریں۔ یا www.bzu.edu.pk وزٹ کریں۔

3- National Textile University, Faisalabad نے B.Sc (Textile Engg. Polymer Engg. Computer Science) Bachelor in (Textile Design, Fashion Design & Technology, Business Administration, Textile Management & Marketing) MS (Computer Science), MBA (2 Year), (M.Sc, Ph.D)Textile Engg. میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ انڈر گریجوایٹ پروگرامز کے فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 7 ستمبر 2012ء ہے اور پوسٹ گریجوایٹ پروگرامز کے فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 31/اگست 2012ء ہے۔ داخلہ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ انڈر گریجوایٹ پروگرامز کی فیس مبلغ -/1600 روپے اور پوسٹ گریجوایٹ پروگرامز کی فیس -/2100 روپے ہے۔ مزید معلومات کیلئے 041-9230093,9230081-85 Ext (126,127) پر رابطہ کریں۔ یا www.ntu.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج و معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خورشید ہیئر آئل
بالوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
نور آملہ
سکری و خشکی کو ختم کرتا ہے بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

عجائبات عالم

حاجیہ صوفیہ۔استنبول

مقدس دانائی کا چرچ، مسجد یا میوزیم

مقدس دانائی کا چرچ جو' حاجیہ صوفیہ'' کے نام سے مشہور ہے ایک سابق یونانی آرتھوڈوکس چرچ تھا۔ 1453ء میں جب عثمانی ترکوں نے استنبول کو فتح کیا تو اسے ایک مسجد میں تبدیل کر دیا گیا۔ 1924ء میں کمال اتاترک کی جمہوری حکومت نے اسے میوزیم میں تبدیل کر دیا۔ استنبول میں اس عمارت کو عالمی سطح پر دنیا کی عظیم ترین عمارات میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔

حاجیہ صوفیہ جو بازنطینی طرز تعمیر کی عظیم ترین زندہ مثال ہے سب سے پہلے چوتھی صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا۔ پھر اس کی تباہی کے بعد کانسٹنٹائن دی گریٹ کے بیٹے نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ 532ء کے فسادات میں یہ ایک مرتبہ پھر تباہ ہوا۔ اس دفعہ اسے ایک عیسائی بادشاہ جسٹینین اول نے اپنی ذاتی نگرانی میں تعمیر کرایا۔ اس کی آرٹسٹک عظمت اس کے داخلی ڈیزائن موزیک اور سنگ مرمر کے ستونوں میں تھی۔

حاجیہ صوفیہ اپنے سائز کے لحاظ سے دنیا کا چوتھا بڑا کیتھڈرل ہے۔ حاجیہ صوفیہ کا گنبد خاص طور پر آرٹ کے مورخوں اور ماہرین تعمیر کے نزدیک اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اسے پنڈولم کی تکنیک کے ذریعے بڑے اختراعی انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس سے پہلے کسی عمارت میں یہ تکنیک استعمال نہیں کی گئی تھی۔

اس عمارت کی دوسری دلچسپ حقیقت وہ چالیس کے قریب کھڑکیاں ہیں جو گنبد کی بنیاد کے گرد بنائی گئیں۔ حاجیہ صوفیہ اپنی جادوئی روشنی کی وجہ سے بھی مشہور ہے جو عمارت کے اندر ہر طرف عجیب انداز میں منعکس ہوتی ہے۔ یہ ڈیزائن اس طرح ممکن ہوا کہ اسے ایک کھلی ہوئی چھتری کی طرح بنایا گیا۔ جس کے اندر کی مخروطی شاخیں اس کی کھڑکیوں کو محفوظ رکھ کر اس کے وزن کو بتدریج اس کی بنیادوں پر منتقل کر دیتی ہیں۔ حاجیہ صوفیہ ایک مرکزی گنبد سے ڈھکا ہوا ہے جس کی چوڑائی 31 میٹر اور بلندی 56 میٹر ہے۔ یہ گنبد اپنی محرابی کھڑکیوں کی بدولت بے وزن نظر آتا ہے۔ اس کے مشرقی اور مغربی کناروں پر محرابی دروازے ہیں جن کے اوپر نصف گنبد بنے ہوئے ہیں۔ اس کے داخلی دیواروں پر پولی کروم ماربل لگایا گیا ہے جس کا رنگ سبز اور سفید ہے۔

تقریباً 500 سال تک حاجیہ صوفیہ جسے ترک ''آیا صوفیہ'' کے نام سے پکارتے ہیں استنبول کی بڑی مسجد رہی اور عثمانی دور کی کئی مساجد مثلاً مسجد شہزاد، مسجد سلیمان اور مسجد رستم پاشا اسی حاجیہ صوفیہ کی مثال کو سامنے رکھ کر بنائی گئیں۔ 1932ء میں امریکن بازنطینی انسٹیٹیوٹ نے اس عمارت کی بحالی کا کام شروع کیا جب اس کے اندر بنی اکثر شکلیں دوبارہ دریافت کی گئیں۔ بطور ایک چرچ اور ایک مسجد اس عمارت کی طویل تاریخ نے اس کی بحالی کا کام کرنے والوں کے سامنے بھی ایک چیلنج رکھا۔ عیسائی تصویری موزیک نمایاں کئے گئے تاہم اس عمل میں کئی اہم تاریخی اسلامی آرٹ کے نمونے ضائع ہو گئے۔

خبریں

اولمپکس، سیکیورٹی اہلکاروں کو یادگاری سکے دینے کا اعلان

لندن اولمپک گیمز کیلئے سیکیورٹی خدمات انجام دینے والے مسلح افواج کے ارکان اور پولیس افسران کو یادگاری سکے پیش کئے جائیں گے۔ اس امر کا اظہار وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے کیا۔ واضح رہے کہ 18000 سے زائد سپاہی، ملاح اور وائرمین اس آپریشن کا حصہ تھے۔

ایک لاکھ افراد نے ائیر پورٹ ٹیکس کو بہت زیادہ قرار دے کر مسترد کر دیا

ایک لاکھ افراد نے لندن ائیر پورٹ ٹیکس کو بہت زیادہ بلند قرار دے کر مسترد کر دیا ہے اور اس کی شرح پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ کمپین گروپ اے فیئر ٹیکس آن فلائنگ نے کہا کہ 75 ایم پیز نے ایک موشن پر بھی دستخط کئے ہیں جس میں ٹریژری سے اس سلسلے میں مزید غور کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اس ڈیوٹی میں 8 فیصد تک کا اضافہ ناقابل برداشت ہے۔

پلاسٹک کے برتن دل کی شریان تنگ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں

پلاسٹک کے برتنوں اور مشروبات کے کنٹینرز میں عام طور پر استعمال ہونے والا کیمیکل دل کی شریانوں کو تنگ کرنے کا سبب بن سکتا ہے جس سے دل کا دورہ پڑنے کے خدشات بڑھ سکتے ہیں، ریسرچ سے یہ بات سامنے آئی، ریسرچ کے مطابق جن لوگوں کے پیشاب میں بسفینل اے کی مقدار کی زیادتی پائی گئی ان کی دل کو خون فراہم کرنے والی شریانیں بھی متاثر پائی گئیں، سائنس دانوں نے دل کی بیماریوں کے اسباب کا پتہ چلانے کیلئے برطانیہ میں ایک سٹڈی کے دوران 591 شرکاء کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا ان میں سے 385 مریضوں کی شریانیں بری طرح متاثر پائی گئیں۔ 86 کی شریانیں معمولی متاثر تھیں اور صرف 120 صحت مند تھے جن مریضوں کی شریانیں بری طرح متاثر تھیں ان میں معمول کے مطابق شریانوں والوں کے مقابلے میں بی پی اے کی سطح بہت زیادہ تھی۔ اس سے قبل کی سٹڈیز میں بھی اس کیمیکل کو دل کے امراض کیلئے بہت بڑا خطرہ قرار دیا گیا تھا۔

(جنگ 22 اگست 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔اگست

طلوع فجر	4:11
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:45

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک، کولیکشن لان، چائنہ لان، نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست۔ سیل۔ سیل۔ سیل
اب جانا تو ضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ فون: 0092-47-6212310

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies 047-6212432
0304-5967218 کلاسز کا آغاز یکم ستمبر سے

FR-10

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578